Fikr-o-Nasar (Islamabad) 12:8 (1975)

ارکان ادارہ سے

مولانا کوثر نیازی کا خطاب

محترم ڈاکٹر صاحب اور محترم رفقاء!

میں ڈاکٹر صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے بڑے اچھے الفاظ میں مجھے یاد فرمایا۔ اور ادارے کی کارکردگیوں کا ایک ایسا جائزہ پیش کیا جس سے اس کا بخوبی تعارف ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے کہا اس ادارے سے میرا تعارف بہت دیرینہ ہے۔ اور اس کی مطبوعات اور اس کے جرائد کو میں ہمیشہ سے زیر مطالعہ رکھتا رہا ہوں۔ بہت سے اصحاب جو اس ادارے میں کام کرتے رہے ہیں ان سے میرے ذاتی روابط بھی رہے ہیں۔ اور اب بھی میں بعض لوگوں کو جانتا ہوں۔ اور ویسے بھی ایک طالب علم کی حیثیت سے جو دینیات کا خاص طور پر طالب علم ہے مجھے ادارے کے کام سے خصوصی شغف ہے۔ اور اس لحاظ سے میرا اور آپ کا تعلق ایک وزیر اور ماتحت ادارے ہی کا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے اندر کچھ اور پہلو بھی ہیں جو شناسائی باہمی معرفت اور جان پہچان کے ہیں۔

ادارہ یقیناً بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور ایک زمانہ تھا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ وہ باقاعدہ ہمارے آئین کا جز تھا۔ اور اس اعتبار سے اس کو ایک بڑا اونچا مقام حاصل تھا کہ وہ آئینی ڈھانچے کا حصہ تھا۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ اسلامک ایڈوائزری کونسل کو مواد فراہم کرنے میں اور اس کو فیڈ (Feed) کرنے میں ہمیشہ سے یہ ادارہ بہت اہم رول ادا کرتا رہا ہے۔ اور اس ادارے کی طرف سے بہت سی وقیع کتابیں شائع ہوئی ہیں علمی لحاظ سے جن کا بڑا مرتبہ ہے۔ بعض قدیم علمی ذخائر بھی ایڈٹ کرکے چھاپے گئے ہیں اور علمی دنیا میں ان کا بھی ایک مقام ہے۔

مگر ان ساری باتوں سے قطع نظر چونکہ یہاں ہم اس لئے جمع نہیں ہوئے کہ آپ مجھے خراج تحسین پیش کریں اور میں آپ کو خراج تحسین پیش

کروں۔ اس لئے مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ جہاں تک عوام کا تعلق ہے، جہاں تک اس ملک کے باشندوں کا تعلق ہے، میں آپ سے صاف لفظوں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان میں آپ کے کام کی کوئی پروجکشن (Projection) نہیں ہوسکی ہے اور وہ آج تک ادارے کی افادیت محسوس نہیں کر سکے۔ یہ بات دوسری ہے کہ اس میں افادیت ہے۔ لیکن جہاں تک اس افادیت کے اعتراف کا تعلق ہے اس کی نوبت عوامی حلقوں میں اس لئے نہیں آئی کہ آج تک آپ کا کام اور آپ کی ریسرچ کی محنت کے نتائج پاکستانی عوام کے ہاتھوں تک پہنچ نہیں سکے۔

اب تک جہاں تک میرے تخمینے کا تعلق ہے جب سے یہ ادارہ قائم ہوا ہے یعنی ۶۰-۶۱ سے لے کر اب تک اس پر تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور اس ڈیڑھ کروڑ روپے کے صرف سے جو نتائج برآمد ہونے چاہئیں تھے وہ برآمد نہیں ہوئے۔ لوگ اور اس غریب ملک کے لوگ ایک ایسے ادارے سے جس کا کام صرف کیبر سے ہوتا رہا ہے اس سے کچھ زیادہ نتائج کی توقع رکھتے ہیں۔ جہاں تک قدیم علمی کتابوں کو ایڈٹ کرکے چھاپنے کا تعلق ہے یہ کام اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ مگر ملک میں ایسے ادارے موجود ہیں جو یہ کام کر رہے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ خود محکمہ اوقاف نے بھی (بعض صوبائی محکمہ ہائے اوقاف نے بھی) یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور انہوں نے بھی ایسی کتابیں شائع کی ہیں۔ پھر بعض ایسے ادارے ہیں جن کو حکومت کی طرف سے ایڈ دی جاتی ہے اور وہ اپنے طور پر اس طرح کا کام کر رہے ہیں۔ بعض پرائیویٹ ادارے بھی ایسا کام کر رہے ہیں۔ تو یہی اصل کام اس ادارے کا نہیں ہے۔

رہے بعض علمی موضوعات جن پر اس ادارے نے کام کیا ہے تو یقیناً وہ کام قابل قدر ہے۔ مگر جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا۔ آپ مجھ سے تو یہ توقع رکھتے ہیں کہ میں جانوں کہ آپ کے ادارے نے مجموعہ قوانین اسلام

اتنی جلدوں میں شائع کیا ہے اور یہ یہ کتابیں شائع کی ہیں۔ لیکن اس ملک میں انگلیوں پر ایسے لوگ گنے جائیں گے۔ میں بلا مبالغہ کہہ رہا ہوں جو اس بات کو جانتے ہیں۔ اس میں کوتاہی کہاں ہے، سلیز آرگنائز نہیں ہوئیں، انتظامیہ کی کارکردگی میں کمی ہے، مطبوعات کی پبلیسٹی نہیں ہوسکی، انہیں ایڈورٹائز نہیں کیا جا سکا، یا ہمارے ملک میں مانگ کم ہے ایسی علمی کتابوں کی، یہ ایک الگ موضوع ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ مانگ کم ہونے کی بات تب صادق آتی ہے جب پہلے لوگ جان تو سکیں کہ ایسی کوئی کتابیں آپ کے ہاں شائع ہوئی ہیں۔ لیکن میں اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگوں کو جانتا ہوں جنہیں یہی معلوم نہیں کہ آپ کے ہاں سے کوئی ایسی کتابیں شائع ہوئی ہیں یا آپ کے ہاں سے کوئی ایسے جرائد شائع ہوتے ہیں۔ آپ نے فکر و نظر کا نام لیا اور آپ نے اسلامک اسٹڈیز اور الدراسات کا نام لیا۔ لیکن کتنے لوگ ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ یہ جرائد نکلتے ہیں۔

ایسے علمی جرائد یہاں پاکستان سے شائع ہوتے ہیں، دینی جرائد بھی اور علمی جرائد بھی، کہ جن کی تعداد ہزاروں میں ہے، ہزاروں کی تعداد میں وہ چھپتے ہیں۔ اگر ہمارے ملک میں ایسے حلقے موجود نہ ہوں جو ان جرائد کی قدر کرتے ہیں تو وہ جرائد بھی شائع نہیں ہونے چاہئیں اتنی بڑی تعداد میں جتنی بڑی تعداد میں وہ چھپتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ بعض مخصوص سیاسی اور مذہبی اور فرقی حلقے ہیں کہ جن میں ان کی کھپت ہے۔ لیکن آزاد غیر جانبدار اور کسی گروہ اور کسی حلقے سے منسلک نہ ہونے والے قارئین کی تعداد بھی اس ملک میں بہر حال موجود ہے۔ اور وہ حلقے بھی جن کا مخصوص نقطہ نظر ہے ان جرائد کو پڑھے بغیر نہیں رہ سکتے اگر ان میں وزن ہو۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس اعتبار سے ہمارا کام بہت پیچھے ہے کہ ہم اپنی مطبوعات اور اپنے جرائد کا تعارف بیرون ملک تو الگ رہا اندرون ملک بھی نہیں کرا سکے۔ تو ایک کام جس کی طرف اب ہمیں خاص طور پر توجہ

دیتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم جو لٹریچر چھاپتے ہیں ، ہم جو جرائد شائع کرتے ہیں ، انہیں اہل وطن کے ہاتھوں تک پہنچائیں اور بیرونی دنیا میں بھی ہم ان کا تعارف کرائیں اور ان کی سیل کو منظم کریں ۔

دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ اس ادارے کا بنیادی فنکشن (Function) ریسرچ ہے ۔ لیکن ریسرچ کے کچھ خاص ہدف معین ہونے چاہئیں ۔ ریسرچ ایک وسیع ٹرم ہے اور اگر اس کے مخصوص اہداف معین نہ ہوں تو ساری زندگی کھپ جائے گی اور ریسرچ کوئی نتیجہ برآمد نہیں کر سکے گا ۔ میں یہ چاہوں گا کہ یہ ادارہ جہاں علمی اور دینی موضوعات پر ریسرچ کرے وہاں یہ دو تین باتیں خاص طور پر اس کے پیش نظر رہیں ۔ اور انشاءاللہ اس سلسلہ میں میں پروگرام چاک آوٹ کرانے میں پوری مدد کروں گا ۔ اول یہ کہ وہ مسائل جو آج عالم انسانی کو درپیش ہیں اور جن کا حل نہ ملنے کی وجہ سے عالم انسانی حیراں اور سر گرداں ہے ان مسائل کا حل اسلام کیا پیش کر تا ہے ۔ اور اس میں تقابلی مطالعہ بھی ہو ۔ ان مسائل کو پہلے معین اور مشخص کیا جائے اور اس کے بعد ان موضوعات پر ہم مختلف زبانوں میں لٹریچر تیار کریں جو بلا امتیار مذہب ہر پڑھے لکھے انسان کو جو اس دنیا میں رہتا ہے ہم پیش کرنے کے قابل ہو سکیں ۔

دوسرا موضوع یہ ہے کہ وہ مسائل جن کا سامنا خاص طور پر عالم اسلام کو ہے اور جدید تہذیب اور تمدن کے بطن سے جو مسائل پیدا ہوئے ہیں اور جن کی وجہ سے ایک عام مسلمان پریشان ہوتا ہے کہ ان کو وہ اپنے دینی احکام سے کیسے تطابق دے ، ان میں ریسرچ کی جائے ۔ اور ایسے مسائل کہ جن سے عالم اسلام دو چار ہے ان کا ہم حل پیش کریں ۔ اور اس سلسلے میں اگر ضرورت پڑی تو میں اس کی کوشش کروں گا کہ ہم ایسے علمی

مذاکرے بھی برپا کریں کہ جن میں ہم بین الاسلامی مفکرین کو دعوت دیں۔ اور ان کے اشتراک سے ان موضوعات پر ہم بحث و تمحیص کریں اور اس کے بعد ان نتائج کو انضباط کے ساتھ ہم دنیا کے سامنے پیش کریں۔

تیسرا ایک شعبہ جس میں اس ادارے کو کام کرنے کی ضرورت ہے، ہر چند کہ اس کا تعلق ریسرچ سے نہیں، وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں، ویسے تو ہر مسلمان ملک میں، مگر خاص طور پر ہمارے ہاں مذہب کو غلط تصورات اور اوہام کا اسیر بنا دیا گیا ہے۔ بہت سے زوائد کے بوجھ اس پر لاد دئے گئے ہیں۔ اور نوجوان نسل کو کانسا لیڈیٹڈ فارم (Consolidated Form) میں اگر یہ بتانا ہو کہ دین کیا ہے جو اس کے ذہنی شکوک کا ازالہ بھی کر سکے اور اس کے ذہن میں جو سوالات ہیں ان کا جواب بھی دے سکے اور جو کسی سیاسی غرض سے بھی بالا تر ہو اور جس میں کوئی مخصوص فقہی یا فرقہ وارانہ رنگ بھی نہ پایا جائے۔ ایسا لٹریچر اگر پیش کرنا ہو نئی نسل کے سامنے تو میری نظر میں ایسا لٹریچر موجود نہیں۔ یا تو دین کو کسی ایک شعبے کے گرد گھما دیا گیا ہے اور کل کی تعبیر اور تشریح ایک جز کی عینک لگا کر کی گئی ہے۔ جیسے سیاست ایک شعبہ زندگی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ چونکہ اسلام تمام شعبہ ہائے زندگی سے بحث کرتا ہے تو وہ سیاست سے بھی بحث کرتا ہے۔ لیکن اس ایک شعبے کے نقطۂ نظر سے دین کے دوسرے تمام شعبوں کی تشریح اور تعبیر کرنے سے اس کا توازن درہم برہم ہو جائے گا۔ کچھ اور لوگوں نے دین کو پیش کیا یا تبلیغی لٹریچر لکھا تو اس کے اندر ایسی احادیث اور ایسی روایات اور ایسے فضائل، جن میں ایک ایک وظیفہ پڑھنے پر کئی کئی ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے، ایسی باتیں درج کی ہیں کہ جن کو ایک نوجوان کا ذہن قبول کرنے سے ابا کرتا ہے۔ اور وہ دین سے قریب ہونے کے بجائے دین سے دور ہوتا ہے۔ تو ہمارے ادارے کا ایک شعبہ ایسا بھی ہو جو ایسا لٹریچر تیار کرے جس میں ہم اسلام کو نوجوان

نسل کے لئے قابل قبول بنا کر پیش کریں۔ اس کے شکوک کا ازالہ کریں ، اس کے سوالات کا جواب دیں اس کی مخصوص دنیا کو سامنے رکھ کر۔ اور یہ لٹریچر بھی بھر آسان زبان میں ہو۔ مختلف زبانوں میں ہو۔ اس کو ہم قیمتاً بھی فروخت کریں۔ اس کو ہم بلا قیمت بھی تقسیم کریں۔ اس کا اهتمام بھی اس ادارے کی طرف سے ہونا چاہئے۔

میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے مالی وسائل محدود ہیں لکن انشاءاللہ جب آپ یہ کام اپنے ھاتھ میں لیں گے اور جب ہم اپنی مطبوعات اور اپنے جرائد کی سطح کو منظم کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ اس سے ہمیں کافی فائدہ ہوگا۔ پھر جناب وزیر اعظم بھی اسلام کے احیاء میں اور اسلام کو مقتضیات عصر کے مطابق پیش کرنے میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ ایسے تمام پراجکٹس (Projects) کے لئے ہم ان کا تعاون حاصل کر سکیں گے۔ اور ادارہ یقیناً ترقی کر سکے گا اور دنیا میں ایک ایسا مرکز بن سکے گا کہ تمام عالم اسلام ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے اسکالر اور ریسرچ کرنے والے اسے روشنی کا ایک مینار سمجھ سکیں گے۔

یہ میری خواہش ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ سب کا تعاون اس سلسلے میں مجھے حاصل رہے گا۔ اور جیسا کہ میں نے آپ کو کہا آپ سے جو ہماری وزارت کا تعلق ہوگا وہ بیوروکریٹک (Bureaucratic) انداز میں بالکل نہیں ہوگا اور نہ افسری اور ماتحتی کا ہوگا۔ مجھے اس کام میں ذاتی دلچسپی ہے اور میں اس ادارے کے ذریعے سے اگر کوئی ٹھوس کام کرواسکا تو میں اسے ذریعہ نجات سمجھوں گا۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ آج سے آپ یہ محسوس کریں گے کہ ادارے میں اب ایک نئی زندگی پیدا ہوئی ہے۔ اور نئی زندگی پیدا ہونی چاہئے۔ اور اس سلسلے میں آپ کو میرا مکمل تعاون قدم بقدم پر حاصل رہے گا۔ شکریہ !